شذرات

افادات امام عبیداللہ سندھی

①

اس سورت میں اجتماعی زندگی کی کیفیت اور معاشرتی زندگی کی کیفیت تبلائی گئی۔ جو انسانی فطرت کا تقاضا ہے مرد اور عورت کے توسط سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور یہ صورت بڑھتے بڑھتے ایک کنبے کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ یہی سوشل زندگی ہے اس کے ساتھ جب کنبے کی حالت ہوگی تو اب خرچے وغیرہ کی بھی ضرورت محسوس ہوگی۔ اور اس طرح اقتصادی زندگی پیدا ہوگی عرب میں یمن، حضرموت اور نجد یعنی ساحلی علاقے کے باشندے چونکہ دوسرے ملکوں سے تجارت کرتے تھے اس لیے وہ متوسط درجہ کے ترقی یافتہ کہلانے کے مستحق تھے عرب کے وسط میں بدو تھے جو بالکل جاہل تھے۔ اس لیے ان کی ترقی کے لیے ایک اجتماعی قانون دیا گیا جسے اس سورت میں منضبط کیا گیا ہے عرب ایک ریگستانی علاقہ تھا جہاں ہوا کے سوا ضروریات زندگی کافی محنت سے دستیاب ہوتی تھیں مثلاً خورد نوش کے لیے پانی بھی بآسانی مہیا نہیں ہوتا تھا، بلکہ اس کے لیے بھی کافی محنت درکار تھی اس لیے اجتماعی قانون کے ساتھ ساتھ اقتصادی قانون کا بھی خیال رکھا گیا ہے جیسے ایک کنبہ ہے اسمیں ایک بڑا آدمی ہے، وہ اپنے زور بازو سے روپیہ پیدا کرتا ہے اور اپنے بال بچوں پر صرف کرتا ہے اور پس ماندہ روپیہ کے لیے حالت قریب المرگ میں وصیت کرتا ہے اس بات کو ہر ایک جانتا ہے کہ وصیت وہی کرے گا جس کے پاس روپیہ یا جائیداد ہوگی اور جس کے پاس کچھ نہیں اس نے وصیت کیا کرنی ہے۔ غرض اب تبلایا کہ انسان کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک اجتماعی دوسری اقتصادی زندگی۔

اجتماعی زندگی میں انسان کو بہت سی ضروریات درپیش رہتی ہیں۔ جیسے دوسرے کنبہ سے

تعلقات اور کسی سے صلح و ناراضگی، اور کسی سے لڑائی و بگاڑ ائی ۔ ان تمام باتوں کے لیے اس صورت میں قانون دیے ہیں، مگر ضمنی طور پر رکھا ہے اور اسطرح گورنمنٹ بھی ضمنی طور پر قرار دی جاتی ہے یعنی پہلے سوشل زندگی ہے اور اس کے بعد حکومت وغیرہ۔ اس زندگی سے خود بخود پیدا ہو جائے گی ۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اجتماعی زندگی اور آخر میں اقتصادی زندگی کی کیفیت بتلائی مگر اس اجتماع میں عربی زندگی کا صرف ذکر ہے ۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

"اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اس سے پیدا کیا اس کا جوڑا ، اور پھیلائے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطے سے سوال کرتے ہو۔ اور خبردار رہو قرابت والوں سے ۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے"۔

اے لوگو! جس طرح تمھارے رب نے تم سے حساب کیا اس طرح تم بھی آپس میں انصاف کرو غرض کہ حقوق الناس کا خیال رکھو ۔ اور کسی کا حق پائمال نہ کرو ۔

ہم سب خدا پرست ہیں اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا رب العالمین ہے تمام مخلوقات کی پرورش اور نگہبانی کرنے والا ہے۔ جو خدا پرست لوگ ہیں یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق جو ہمارے سایہ میں بستی ہے ۔ ہم ان کی بربادی کے درپے نہ ہوں ہم خدا کو عادل جانتے ہیں اس لیے ہمیشہ عدل و انصاف کے پابند ہیں ہم خدا کو مہربان اور دیالو اور کرپالو مانتے ہیں ۔ اور دیا ، دھرم کے کاموں کے اصول کو سچا مانتے ہیں ۔ اس لیے جانوروں اور انسانوں پر رحم کریں ۔ جب کوئی آدمی لاچار یا بیمار ہو کر ہمارے پاس قرض لینے کے لیے آئے تو ہم اس کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاکر سود پر قرضہ نہ خون چوسنے میں دریغ نہ کریں ۔ اور اس طرح اس غریب کا کچومر نکال دیں ۔ اور اس کا تمام مال و متاع تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے قبضہ میں آجائے ۔

ہم خدا پرست لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ایک روز ہمیں اپنے کاموں کا پھل مل کر رہے گا اس لیے ایسے عمل کریں کہ جواب دہی کے وقت ندامت نہ اٹھانی پڑے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو رہیں ۔ ہم خدا پرست ہیں اور خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہیں ۔ اور علیم بذات الصدور سمجھتے

ہیں۔ اس لیے چوری اور زنا جیسے افعال قبیحہ سے اجتناب کریں جس طرح انسانوں کی موجودگی سے ہم اس قدر خائف رہتے ہیں کہ ان افعال کی جرأت نہیں کرسکتے اسی طرح خدا کی موجودگی کا ہمیشہ خیال رہے ہم خدا کو کریم اور رزاق خیال کرتے ہیں۔ اسی لیے اپنے آپ کو بھی جود و سخا کا پابند بنائیں۔ اگر مصیبت زدہ مدد کا طالب ہو تو اس کی صدا پر لبیک کہیں ہم خدا کے حکیم و غفور و رحیم ہونے کے مدعی ہیں۔ اس لیے جہاں عفو و درگذر کا موقع ہو ہم نہایت کشادہ دلی سے معاف دیں اس لیے کہا گیا ہے کہ:

در عفو لذتی است کہ در انتقام نیست

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا ستار العیوب ہے اس لیے دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کریں۔ ہم خدا پرست ہوکر کسی خوف یا لالچ سے کسی شیطانی طاقت کے آگے سجدہ نہ کریں اس لیے کہ اللہ کا بندہ دوسرے کا بندہ نہیں ہوسکتا خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ تم سب ایک دوسرے سے پیدا ہوئے تم سب اپنے آپ کو ایک ہی خاندان سمجھو۔ یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے کنبے سے بے انصافی نہیں کرتا۔ دنیا کے تمام مذاہب ابراہیمی، موسوی، عیسوی، مسلم، ہنود، اور زرتشتی کے پیرو اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کی ابتدا ایک انسان سے ہوئی اگرچہ ہر ایک مذہب نے اس کے جدا نام رکھے ہیں خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا آدم سے اس کا جوڑا بنایا قولہٗ منھا ای من جنسھا یعنی حوا آدم کی ہم جنس پیدا کی گئی نہ یہ کہ ان کی پسلی سے پیدا کی گئی ابو مسلم اصفہانی نے اس آیت کے یہ معنی لیے ہیں اور امام رازق اس کے ہم زبان ہیں کہتے منھا ای من جنسھا۔ علم الکلام مصنف شبلی نعمانی۔ غرض آدم سے ان کا جوڑا بنایا مگر یہ غیر فطری پیدائش صرف ایک ہی دفعہ پیدا ہوئی۔ اس کے بعد قدرت کے اصولوں پر جاری ہوئی۔

○